ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ

تفسیر الحسنات

جلد اوّل

پارہ ۱ تا ۵

علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری

ناشر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۰ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذلک الکتب لا ریب فیہ

تفسیر الحسنات

علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری

ناشر
ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ لاہور

مجھ پر بلائے قیل وقال اگر مستولی ہو گئی تو میرا دل جنگ وجدل سے مکدر ہو جائے گا اور تیرا قرب اور مقام صداقت مجھ سے دور ہو جائے گا اس لیے اہدنا الصراط المستقیم کی دعا کے ساتھ صراط الذین انعمت علیہم بھی عرض کرتا ہوں۔

اس لیے کہ انسان کو اللہ تعالے کی طرف سے تین قوتیں ودلیعت ہیں

قوت نطقیہ کہ اسے قوت عقلیہ بھی کہتے ہیں۔

اس کی تعریف یہ ہے کہ اس کی مدد سے انسان اشیاء کو جانتا اور اس کے حقائق پر عبور کرتا ہے اور حقائق یا تو ذات وصفات باری تعلالے ہیں۔

یا اس کے افعال و آثار دنیا و آخرت میں اور اس علم کے جاننے کو علم الٰہی کہتے ہیں۔

اور اس میں افراط و تفریط یہ ہوتی ہے۔

کہ ذات واجب تعالے شانہ کی تحقیق میں پڑکر سرّ ذات کے جاننے کے درپے ہو جائے۔

یا صفات الٰہی کی مطلقاً نفی کر دے اور ذات واجب تعالے کی تنزیہ کرتے کرتے اثبات صفات میں بہ نہج تشبیہ کی طرف مائل ہو کر خالق کو مخلوق کے ہمرنگ بنا دے۔ یہ توحید زنا دقہ ہے

یا وہ صفات جنہیں شارع علیہ السلام نے ثابت کیا انہیں تا دیل باطل باطل ٹھہرا کر انکار کر دے۔ بمثل شاہد یا سمع وبصر اور رویت الٰہی اور رضا وغضب کے یا الٰہی افعال کو اپنے افعال سے تشبیہ دے جیسے نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ کے ترجمہ میں منہ سے پھونک مار کر بتادے کہ ایسے اللہ تعالے نے پھونک ماری اور یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ کے ترجمہ میں اپنا ہاتھ کسی پر رکھ کر کہہ دے کہ ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے ہاتھ رکھا۔

اس لیے کہ ید اللہ وہ ید اللہ ہے جس کی لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (اس کی کوئی مثال نہیں) شان ہے۔

تو ایسی تشبیہات دینا خالص زندقہ ہے اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِنَ الْعَقَائِدِ الْبَاطِلَۃِ الْمَائِلَۃِ اِلٰی جَانِبِ الْاِفْرَاطِ۔ (ایسے ہی اور عقائد باطلہ جو افراط کی طرف مائل ہوں)

اور علم نبوات جس کا تعلق ارواح وملائکہ و انبیاء و اولیاء و ائمہ دین اور خلفاء راشدین سے ہے۔ اس میں افراط تفریط یہ ہے کہ ان مراتب کی اصلاح کرتے کرتے ان سے انکار کر دے اور کہنے لگے کہ وہ ہمارے جیسے ہی تھے ان میں کوئی امتیاز تقرب الی اللہ کا نہیں۔

یا ان کی عقیدت اتنی بڑھائے کہ ان کی عصمت انبیاء کی عصمت کے برابر قرار دے اور نبیوں کی طرح انہیں بھی خطا و نسیان سے محفوظ جان لے۔

اور رتبۂ ائمہ و اولیاء کو رتبۂ انبیاء کے مساوی سمجھ لے۔